S-2003-5-646-655

عدالت عظمیٰ رپورٹس 2033 ایس یو پی پی 5 ایس سی آر

ریکھا مکھرجی
بنام۔
آشیش کمار داس اور دیگر

18 نومبر 2003

وی این کھرے، سی جے، ایس بی سنہا اور ڈاکٹر اے آر لکشمن، جسٹسز۔

اپیل کنندہ کے ذریعے بے دخلی کے لیے دعویٰ - جواب دہندہ کے ذریعے فروخت کے معاہدے کی مخصوص کارکردگی کے لیے دعویٰ - ٹرائل کورٹ نے اپیل کنندہ کے دعویٰ کو منظور کیا - اپیل کنندہ جو عدالت عظمیٰ کے سامنے جواب دہندہ کے مقدمے میں فیصلے تک بے دخلی کے حکم پر عمل درآمد نہ کرنے کا عہد نامہ پیش کرتا ہے - ٹرائل کورٹ کے ذریعے جواب دہندہ کے مقدمے کو خارج کرنا - عدالت عالیہ میں زیر التوا جواب دہندہ کی اپیل - عدالت عظمیٰ کے سامنے دیے گئے عہد نامے کی جوازیت - منعقد، مقدمے میں فیصلے تک دیے گئے عہد نامے کا مطلب حتمی ہونے تک نہیں ہے - انضمام کے نظریے کا اطلاق کسی عہد نامے کی تشریح میں نہیں کیا جا سکتا - لہذا ٹرائل کورٹ کے ذریعے جواب دہندہ کے مقدمے کو خارج کرنے کے بعد عہد نامہ میں غلط ہو جاتی ہے۔

اپیل کنندہ - مکان مالک نے جواب دہندہ - کرایہ داروں کے خلاف دعویٰ کے احاطے سے بے دخلی کا دعویٰ دائر کیا۔ جواب دہندہ گان نے اپیل گزار کے خلاف مقدمے کے احاطے کی فروخت کے معاہدے کی مخصوص کارکردگی کے لیے بھی دعویٰ دائر کیا۔ ٹرائل کورٹ نے اپیل کنندہ کے دعویٰ فیصلہ سنایا۔ اپیل کنندہ نے ٹرائل کورٹ کے سامنے عمل درآمدی کی درخواست دائر کی۔ پہلی اپیلٹ عدالت نے ٹرائل کورٹ کے حکم نامے کے خلاف جواب دہندہ گان کی اپیل کی اجازت دے دی۔ دوسری اپیل میں، عدالت عالیہ نے اپیل کنندہ کے حق میں فیصلہ سنایا۔ جواب دہندہ گان نے عدالت عظمیٰ کے سامنے خصوصی اجازت کی درخواست دائر کی، جسے اپیل کنندہ کی طرف سے بے دخلی کے حکم نامے پر عمل درآمد نہ عمل درآمد کا عہد نامہ پیش عمل درآمد کے تابع مسترد کر دیا گیا جب تک کہ ٹرائل کورٹ جواب دہندہ کے مخصوص کارکردگی کے دعویٰ فیصلہ نہیں کرتی۔ اس عدالت نے ٹرائل کورٹ کو مزید ہدایت کی کہ وہ چھ ماہ کی مدت کے اندر جواب دہندہ گان کے دعویٰ جلد فیصلہ کرے۔ اپیل کنندہ نے اس عدالت کے حکم کے مطابق ایک عہد نامہ پیش کی۔

ٹرائل کورٹ نے جواب دہندگان کے مخصوص کارکردگی کے دعویٰ مسترد کر دیا۔ ٹرائل کورٹ نے جواب دہندگان کی نظر ثانی درخواست کی اجازت دے دی۔ جواب دہندہ گان نے ٹرائل کورٹ کی جانب سے دعویٰ خارج کیے جانے کے خلاف

عدالت عالیہ میں اپیل دائر کی۔ جواب دہندہ کی طرف سے عمل درآمدی کی کارروائی پر روک لگانے کے لیے عمل درآمدی کی عدالت میں دائر درخواست کو مسترد کر دیا گیا۔ عمل درآمدی دینے والی عدالت کی طرف سے درخواست کو مسترد کرنے کے خلاف جواب دہندگان کی اپیل میں، عدالت عالیہ نے عمل درآمدی دینے والی عدالت کو ہدایت کی کہ وہ کافی وجوہات بتاتے ہوئے درخواست پر روک لگانے کا فیصلہ کرے۔ عمل درآمدی دینے والی عدالت نے فریقین کو ہدایت کی کہ وہ وضاحت کے لیے عدالت عظمیٰ سے رجوع کریں تاکہ اس بات کا تعین کیا جاسکے کہ آیا اپیل کنندہ کی طرف سے عدالت عظمیٰ کے سامنے دی گئی ضمانت ٹرائل کورٹ کی طرف سے مخصوص کارکردگی کے لیے دعویٰ خارج ہونے کے بعد نافذ ہے یا نہیں۔ عمل درآمدی دینے والی عدالت کی ہدایت کے خلاف اپیل کنندہ کی اپیل میں، عدالت عالیہ نے فیصلہ دیا کہ اپیل کنندہ کی طرف سے عدالت عظمیٰ کے سامنے دی گئی ضمانت اب بھی درست ہے اور لہذا اپیل کنندہ کی طرف سے عمل درآمدی کی کارروائی کو آگے نہیں بڑھایا جاسکتا کیونکہ جواب دہندہ کا مخصوص کارکردگی کا دعویٰ ابھی تک حتمی نہیں ہوا ہے۔

اپیل میں، اپیل کنندہ نے دعوی کیا کہ عدالت عظمیٰ کے سامنے دی گئی اپیل کنندہ کی ضمانت ٹرائل کورٹ کے ذریعے جواب دہندگان کی مخصوص کارکردگی کے لیے مقدمے کو مسترد کرنے پر اپنی افادیت کھوچکی ہے۔

جواب دہندگان نے دعوی کیا کہ اپیل کنندہ کا وعدہ اب بھی موثر ہے کیونکہ جواب دہندگان کی طرف سے مخصوص کارکردگی کے لیے دعویٰ خارج کرنے کے خلاف عدالت عالیہ میں دائر اپیل زیر التوا ہے۔

اپیل کی اجازت دیتے ہوئے، یہ عدالت

منعقد:.1.1 اس دعویٰ کے سامنے اپیل کنندہ کے عہدنامے کو اس دعویٰ کے حکم کے عملی حصے کے ساتھ مل کر پڑھا جانا چاہیے جو واضح طور پر یہ ظاہر کرے گا کہ اپیل کنندہ نے عہدنامہ دیا تھا کہ معاہدے کی مخصوص کارکردگی کے لیے مقدمے کے 'فیصلے' تک بے دخلی کے حکم پر عمل درآمد نہیں کیا جائے گا اور اس کے بعد نہیں۔ یہ قانون کا ایک اچھی طرح سے طے شدہ اصول ہے کہ کسی فیصلے کو قانون کے طور پر نہیں پڑھا جانا چاہیے۔(652-ای-ایف،جی)

پدم سندر راؤ (مردہ) اور دیگران بنام ریاست ٹی این اور او آر ایس، (2002) 3 ایس سی سی 533؛ ہریانہ فنانشل کارپوریشن اور دیگر بنام جگد مبا آئل ملز اور دیگر آر۔ (2002) 3 ایس سی سی 496؛ جنرل الیکٹرک کمپنی بنام رینوساگر پاور کمپنی، (1987) 4 ایس سی سی 137؛ راجیشور پرساد مشرا دیگران بنام ریاست مغربی بنگال اور این آر، اے آئی آر (1965) ایس سی 1887 میسرز امرناتھ اوم پرکاش اور دیگران بنام ریاست پنجاب اور دیگر، (1985) 1 ایس سی سی 345 اور حمید جوہران (مردہ) اور دیگر بنام عبدل سلام (مردہ) بذریعہ ایل آر ایس۔ اور دیگران (2001) 7 ایس سی سی 573، پر انحصار کیا۔

1.2.' فیصلہ' کے بیان محاورہ کو حتمی ہونے تک فیصلہ نہیں مانا جاسکتا۔ اس دعویٰ کی ذمہ داری ایک مخصوص مقصد کے لیے دی گئی تھی جس کا مطلب یہ ہے کہ مقدمے میں ٹرائل کورٹ کے ذریعے مخصوص کارکردگی کے لیے اس کا تعین کیا جاتا ہے نہ کہ اس سے آگے۔ اس طرح کے کام کی تشریح کے مقصد کے لیے، لفظی معنی کا سنہری اصول لاگو کیا جائے گا۔ انضمام کے نظریے کا اطلاق یا یہ اصول کہ اپیل دعویٰ تسلسل ہے، اس کا کوئی اطلاق نہیں ہوگا۔(654-بی-سی)

1.3. اس نوعیت کی ذمہ داری اس شخص کے حق میں ہونی چاہیے جو اس طرح کی ذمہ داری دیتا ہے۔ اسے زیادہ دور نہیں کھینچنا چاہیے۔ عہد نامہ دینے والا فریق اس کے پابند ہوتا ہے لیکن اس کی وجہ سے اس کا کوئی مطلب نہیں دیا جا سکتا جس سے اس کا دائرہ کار اور وسعت بڑھے۔ (654-ڈی)

1.4. اگر فریقین کا ارادہ یہ ہوتا کہ 'مقدمے میں فیصلے' کا مطلب اس میں ایک 'حتمی فیصلہ' ہوتا، جس میں اس دعویٰ تک تنازعہ کا حتمی تعین شامل ہو سکتا ہے، تو یہ خاص طور پر بیان کیا جا سکتا تھا۔ ایسی صورت میں، ایک تناؤ کا مطلب رکھنا پڑے گا جو اپیل کنندہ کا ارادہ نہیں تھا۔ اگر اپیل گزار کا ارادہ یہی تھا، تو مقدمے کے جلد نمٹارے میں سہولت فراہم کرنے کے لیے دعویٰ کے مشاہدے کا سوال تمام مطابقت کھو دے گا۔ جواب دہندگان ان کی بے دخلی کے حکم نامے کے مطابق یا اس کے آگے بڑھنے کے لیے مزاحمت نہیں کر سکتے جو ان کے خلاف اس پر عمل درآمد کی کارروائی میں بے دخلی کے لیے منظور کیا گیا ہے۔ (654-ای-ایف؛ 655-اے)

دیوانی اپیلیٹ کا دائرہ اختیار :2003 کی دیوانی اپیل نمبر 9131۔

کلکتہ عدالت عالیہ کے سی او نمبر 1147 آف 2003 میں 11.6.2003 کے فیصلے اور حکم سے۔

اپیل کنندہ کی طرف سے سنتانو مکھرجی، ترون کانتی گھوش اور محترمہ مردلا رے بھاردواج۔

جواب دہندگان کے لیے ڈی پی مکھرجی، سی ایم گھوش اور محترمہ نندنی مکھرجی۔

عدالت کا فیصلہ اس کے ذریعے دیا گیا

ایس۔ بی۔ سنہا، جسٹس۔ اجازت دی گئی۔

اس عدالت کی طرف سے منظور کردہ رضامندی کے حکم کی تشریح اس اپیل میں غور کے لیے آتی ہے جو 2003 کے سی او نمبر 1147 میں کلکتہ عدالت عالیہ کے ذریعے منظور کردہ 11.6.2003 کے فیصلے اور حکم سے پیدا ہوتی ہے۔

یہاں اپیل کنندہ زمیندار ہے۔ جواب دہندگان کو کرایہ دار کے طور پر شامل کیا گیا۔ اپیل کنندہ کی طرف سے جواب دہندگان کے والد کے خلاف تیسری منشی، علی پور کی عدالت میں بے دخلی کا دعویٰ دائر کیا گیا تھا جسے 1975 کے حقِ دعویٰ نمبر 105 کے طور پر نشان زد کیا گیا تھا۔ مذکورہ دعویٰ 1 منصف کو منتقل کر دیا گیا اور 1977 کے حقِ دعویٰ نمبر 412 کے طور پر دوبارہ نمبر دیا گیا۔ موجودہ جواب دہندہ کو اس کی موت پر اصل جواب دہندہ گان کی جگہ تبدیل کر دیا گیا۔ تاہم، یہاں جواب دہندہ گان نے مقدمے کے احاطے کے سلسلے میں قبضہ کا دعویٰ کیا جو فروخت کے معاہدے کے لحاظ سے معاہدے کی جزوی کارکردگی کو آگے بڑھاتا ہے جس کے سلسلے میں انہوں نے نویں اسسٹنٹ ضلعی جج، علی پور کی عدالت میں اس کی مخصوص کارکردگی کے لیے 1990 کا حقِ دعویٰ نمبر 49 دعویٰ دائر کیا تھا۔ 1977 کے مذکورہ بالا حقِ دعویٰ نمبر 412 کا حکم دیا گیا اور اس پر عمل درآمد کے لیے اپیل کنندہ نے پہلی منصف، علی پور کے سامنے عمل درآمدی کا مقدمہ دائر کیا جسے 1991 کے ٹائٹل ایگزیکیوشن مقدمہ نمبر 46 کے طور پر نشان زد کیا گیا تھا۔ دریں اثنا، جواب دہندگان نے 1977 کے حقِ دعویٰ نمبر 412 میں منظور کیے گئے مذکورہ فیصلے اور حکم خلاف اپیل کو ترجیح دی جس کی اجازت 8 ویں ایڈیشنل ضلعی جج، علی پور نے 1991 کی حقِ دعویٰ نمبر 309 میں یا اس کے قریب 24.02.1992 پر دی

تھی۔اس کے خلاف دوسری اپیل اپیل کنندہ نے کلکتہ عدالت عالیہ کے سامنے کی تھی جسے 1992 کی دوسری اپیل کے طور پر نشان زد کیا گیا تھااور ایک فیصلے اور حکم نامے کے ذریعے دوسری اپیل کی اجازت دی گئی تھی جس کے نتیجے میں بے دخلی کا حکم نامہ بحال کیا گیا تھا۔

یہ معاملہ خصوصی اجازت عرضی کے ذریعے اس عدالت کے سامنے اپیل میں سامنے آیا۔مذکورہ اپیل کو 18.10.2000 کے ایک حکم نامے کے ذریعے مسترد کردیا گیا جس میں فریقین کے درمیان درج ذیل معاہدہ درج کیا گیا تھا:

"اپیل گزاروں کی طرف سے پیش ہوئے فاضل وکیل مسٹر بھاسکر گپتا اور جوابدہندہ کے وکیل مسٹر شانتو مکھر جی نے اس عدالت کے ذریعے منظور کیے جانے والے مندرجہ ذیل حکم پر اتفاق کیا:

سب سے پہلے، عدالت عالیہ کے ذریعے منظور کردہ حکم کی توثیق کی جانی چاہیے۔دوسرا، جواب دہندہ اس عدالت میں ایک عہد نامہ دائر کرے گا کہ وہ حقِ دعویٰ نمبر 49/90 کے فیصلے تک 1977 کے دعویٰ نمبر 412 میں منظور شدہ حکم عمل درآمد درآمد نہیں کرے گی۔

فریقین کے وکیل کے متفقہ بیان کے پیش نظر، عدالت عالیہ کے حکم کی تصدیق فریقین کے درمیان معاہدے کے لحاظ سے دعویٰ نمبر 49/90 میں فریقین کے حقوق اور تنازعات کے بلاتعصب کی جاتی ہے۔جواب دہندہ آج سے تین ہفتوں کی مدت کے اندر ایک عہد نامہ دائر کرے گا۔اگر ممکن ہو تو ٹرائل کورٹ چھ ماہ کی مدت کے اندر دعویٰ جلد فیصلہ کرنے کی کوشش کر سکتی ہے۔فریقین کے فاضل وکیل نے یقین ملتوی کرائی ہے کہ وہ غیر ضروری التوا نہیں لیں گے۔"

یہ متنازعہ نہیں ہے کہ 1990 کا حقِ دعویٰ نمبر 49 ہونے کی وجہ سے مخصوص کارکردگی کے لیے مذکورہ بالا دعویٰ 20.12.2001 کو یا اس کے ارد گرد خارج کر دیا گیا تھا، جس کے بعد اپیل کنندہ نے عمل درآمدی کے ساتھ کارروائی کے لیے ایگزیکٹو کورٹ کے سامنے تقریباً 11.2.2002 پر درخواست دائر کی تھی۔تاہم، 1990 کے مذکورہ حقِ دعویٰ نمبر 49 کو مسترد کرنے والے حکم نامے پر نظر ثانی کے لیے جواب دہندگان کی طرف سے دائر درخواست کو 9 ویں سینئر دیوانی جج نے 15.07.2002 کے ایک حکم نامے کے ذریعے اجازت دی تھی جس میں کہا گیا تھا کہ اس کے دوبارہ کھلنے سے متعلق ضروری حکم دونوں فریقوں کو سننے کے بعد منظور کیا جائے گا۔اس سوال پر کہ آیا بقایا زر بیعانہ کرنے کی ہدایت کی جانی چاہیے۔مذکورہ بالا حکم کا متعلقہ حصہ مندرجہ ذیل ہے:

"لہٰذا، میں اس نتیجہ پر پہنچتا ہوں کہ متنازعہ حکم نمبر 179 مورخہ 20.12.2001 برائے T.S.49/90 جاری کرتے وقت ایک غفلت کا ارتکاب ہوا ہے، کیونکہ اس میں یہ واضح نہیں کیا گیا کہ ایمرسٹ منی (ضمانتی رقم) واپس کی جائے گی یا ضبط کی جائے گی۔یہ ایک نمایاں غلطی ہے جو ریکارڈ پر ظاہر ہے، اور اسے دونوں فریقین کی سماعت کے بعد مناسب حکم صادر کر کے درست کیا جا سکتا ہے۔اس لیے نظر ثانی ممکن ہے۔لہٰذا، میں قرار دیتا ہوں کہ ضابطہ کارِ دیوانی، آرڈر 47، قاعدہ 1 سی پی سی کے تحت دائر درخواست قابلِ قبول ہے۔"

عدالتی فیس ادا کی گی۔

لہذا یہ ہے کہ

حکم دیا۔

اس متفرق مقدمہ نمبر 1/02 کی بغیر کسی قیمت کے مقابلے میں اجازت ہے۔

اس فیصلے/حکم کی روشنی میں اس دعویٰ آرڈر نمبر 179 مورخہ 20.12.2001 کو دوبارہ کھولنے کے حوالے سے T.S.49/90 میں ضروری حکم جاری کیا جائے گا۔

اس کے بعد جواب دہندہگان کی طرف سے عمل درآمدی کی کارروائی پر روک لگانے کے لیے درخواست دائر کی گئی جسے مسترد کر دیا گیا۔ عدالت عالیہ کے سامنے مذکورہ حکم کی درستگی پر سوال اٹھایا گیا اور 7.4.2003 کے ایک حکم کے ذریعے، اس نے عمل درآمدی دینے والی عدالت کو ہدایت کی کہ وہ کافی وجوہات بیان کرنے پر روک لگانے کی درخواست کا فیصلہ کرے۔ تاہم، معاملہ وقتاً فوقتاً ملتوی رہا۔ 6.5.2003 کو یا اس کے آس پاس، عمل درآمدی دینے والی عدالت نے درج ذیل حکم جاری کیا:

"یہ تسلیم شدہ موقف ہے کہ حکم دار نے معزز عدالت عظمیٰ کے سامنے اس اثر کے لیے ایک عہد نامہ دائر کی کہ وہ T.S 49/90 کے فیصلے تک ٹی ایس 412/77 میں منظور شدہ حکم عمل درآمد درآمد نہیں کرے گی۔ مزید یہ تسلیم کیا جاتا ہے کہ ٹی ایس 49/90 کو فاضل سول جج (سینئر ڈویژن) 9ویں عدالت، علی پور نے مسترد کر دیا تھا۔ ریکارڈ پر موجود دستاویزات سے پتہ چلتا ہے کہ مذکورہ دعویٰ بعد میں بحال کیا گیا تھا اور فی الحال معزز عدالت عالیہ نے سی اے نمبر 7352/02 کے ساتھ کے F.M.A.T 2387/02 ذریعے اس پر روک لگا دی ہے۔ تھیڈ۔ ایچ آر۔ اس نے زور دیا ہے کہ معزز عدالت عظمیٰ کے سامنے عہد نامہ اپنی طاقت کھو چکی ہے اور اب TS. 49/90 کے طور پر موثر نہیں ہے اور اس طرح، فوری معاملہ کے ساتھ آگے بڑھنے کے لیے کوئی رکاوٹ نہیں ہے۔ تھیچ۔ ڈاکٹر ز دوسری طرف، دعوی کیا گیا ہے کہ ٹی ایس 49/90 کی بحالی پر، مذکورہ عہد نامہ دوبارہ بحال ہوگئی ہے اور اس طرح فوری معاملہ کو آگے نہیں بڑھایا جاسکتا۔

میرے خیال میں، مذکورہ عہد نامہ ڈی آر ایس نے دیا تھا۔ معزز عدالت عظمی کے سامنے اور اس عدالت کے سامنے نہیں۔ لہذا یہ عدالت اس بات کا تعین کرنے کی پوزیشن میں نہیں ہے کہ آیا عہد نامہ اب بھی نافذ ہے یا اس کا وجود ختم ہو گیا ہے۔ میرے خیال میں اس نکتے کے بارے میں فیصلہ معزز عدالت عظمی سے طلب کیا جانا چاہیے جس کے سامنے عہد نامہ دی گئی تھی۔ جب تک اس نکتے کی وضاحت نہیں کی جاتی، اس عدالت کے ذریعے فوری معاملہ کو آگے نہیں بڑھایا جاسکتا۔

ان حالات میں، میں اس فوری اپیل کو برقرار رکھنے کی طرف مائل ہوں۔ ملتوی کرنے کی اجازت دی جانی چاہیے اور فریقین کو یہ واضح کرنے کے لیے ضروری اقدامات کرنے کی آزادی دی جانی چاہیے کہ آیا معزز عدالت عظمیٰ کے سامنے دیا گیا عہد نامہ اب بھی فعال ہے یا نہیں۔"

اس سے ناراض اور غیر مطمئن اپیل کنندہ نے آئین ہند کے آرٹیکل 227 کے تحت درخواست دائر کی تھی۔ متنازعہ فیصلے کی وجہ سے، عدالت عالیہ نے رائے دی کہ چونکہ 1990 کا حقِ دعویٰ نمبر 49 ابھی تک حتمی طور پر نمٹا نہیں گیا ہے، اس عدالت کے سامنے یہاں اپیل کنندہ کی طرف سے دی گئی ضمانت اب بھی اچھی رائے رکھتی ہے:

......"تسلیم شدہ طور پر، 1990 کا حقِ دعویٰ نمبر 49 ابھی تک حتمی طور پر نمٹا نہیں گیا ہے۔ یہ عرض کرنا کہ اسے مسترد کر دیا گیا تھا اور اس کے بعد نظر ثانی کی استدعا کے نتیجے میں، نظر ثانی کی استدعا کو جزوی طور پر اجازت دے دی گئی ہے اور دعویٰ دوبارہ کھول دیا گیا ہے، یہ ظاہر کرنے کے لیے کافی ہے کہ 1990 کا حقِ دعویٰ نمبر 49 ابھی زیر التوا ہے۔ مزید برآں قانون کی طے شدہ پوزیشن یہ ہے کہ توہین عدالت (مجاز) دائرہ اختیار کے ذریعہ دعویٰ نمٹانے کے ساتھ، جو چیز وجود میں آتی ہے وہ عدالتی کارروائی ہے اور ایک بار جب حکم نامے کے خلاف اپیل کی جاتی ہے یا اس کے لیے نظر ثانی کا اطلاق ہوتا ہے تو وہ عدالتی کارروائی بن جاتا ہے۔ اگر کسی اختیار کی ضرورت ہو تو ایس پی مشرا بنام بلو جی کے معاملے کا حوالہ دیا جا سکتا ہے، جو اے آئی آر 1970 ایس سی 809 میں رپورٹ کیا گیا تھا جس کا فیصلہ عدالت عظمیٰ نے کیا تھا۔

ہاتھ میں اس معاملے میں، پوزیشن بہت بہتر ہے کیونکہ نظر ثانی کی جزوی اجازت دی گئی ہے اور دعویٰ دوبارہ کھول دیا گیا ہے۔

اپیل کنندہ کی جانب سے پیش ہونے والے فاضل وکیل جناب سنتو مکھر جی یہ دلیل دیں گے کہ اس حقیقت کو مدنظر رکھتے ہوئے کہ 1990 کا مذکورہ بالا حقِ دعویٰ نمبر 49 خارج کر دیا گیا تھا، اپیل کنندہ کی طرف سے کھویا ہوا وعدہ مؤثر ہے۔ فاضل وکیل کے مطابق، حکم امتناعی امتناعی کی نوعیت کا ایک عہد نامہ حتمی حکم امتناعی کے ساتھ ضم ہو جاتا ہے اور اس کے بعد فعال نہیں رہتا ہے۔

دوسری طرف جواب دہندہ گان کی جانب سے پیش ہونے والے فاضل وکیل مسٹر ڈی پی مکھر جی پیش کریں گے کہ اپیل کنندہ کی طرف سے اس عدالت کے سامنے دی گئی غیر واضح ذمہ داری کو مدنظر رکھتے ہوئے عمل درآمدی کی کارروائی پر روک لگائی جانی چاہیے۔ مسٹر مکھر جی یہ دعوی کریں گے کہ جواب دہندہ گان نے مذکورہ حکم کے نظر ثانی کے لیے اٹھائے گئے اقدامات سے قطع نظر 1990 کے حقِ دعویٰ نمبر 49 میں 9 ویں سول جج، سینئر ڈویژن کے ذریعے منظور کردہ 20.12.2001 کے فیصلے اور حکم کے خلاف باقاعدہ ٹھوس اپیل کو ترجیح دی ہے اور اس معاملے کے پیش نظر اس میں فیصلہ حتمی نہیں ہوا ہے۔

اس طرح اس اپیل میں غور کے لیے جو مختصر سوال پیدا ہوتا ہے وہ یہ ہے کہ آیا اپیل کنندہ کا عہد برقرار رہتا ہے یا نہیں۔ اپیل کنندہ کا دعویٰ یہ تھا کہ وہ 1990 کے حقِ دعویٰ نمبر 49 کے فیصلے تک مذکورہ بالا مقدمے میں منظور شدہ حکم پر عمل درآمد درآمد نہیں کرے گی۔ مذکورہ بیان کو حکم کے عملی حصے کے ساتھ مل کر پڑھنا چاہیے جو واضح دعویٰ پر یہ ظاہر کرے گا کہ اپیل کنندہ نے مذکورہ بالا عہد نامہ دیا تھا کہ معاہدے کی مخصوص کارکردگی کے لیے مذکورہ مقدمے کے فیصلے تک بے دخلی کے حکم پر عمل درآمد نہیں کیا جائے گا اور اس کے بعد نہیں۔ اس عدالت نے مذکورہ بالا عہد نامے کے حوالے سے ایک مشاہدہ کیا کہ ٹرائل کورٹ کو دعویٰ جلد اور ترجیحی طور پر چھ ماہ کی مدت کے اندر فیصلہ کرنے کی کوشش کرنی چاہیے، جس کے سلسلے میں فریقین کے وکیل نے یہ یقین دہانی کرائی تھی کہ وہ کوئی غیر ضروری التوا نہیں لیں گے۔ اب یہ قانون کا ایک اچھی طرح سے طے شدہ اصول ہے کہ کسی فیصلے کو قانون کے طور پر نہیں پڑھا جانا چاہیے۔

پدم سندر راؤ (مردہ) اور دیگران بنام ریاست ٹی این اور دیگران (2002) 3 ایس سی سی 533، یہ بیان کیا گیا

ہے:"

......"لارڈ مورس نے ہیر نگٹن بنام برٹش ریلوے بورڈ، (1972) 2 ڈبلیو ایل آر 537 میں کہا کہ کسی تقریر یا فیصلے کے الفاظ کو وضع قانون کے قانون میں الفاظ کے طور پر استعمال کرنے میں ہمیشہ خطرہ رہتا ہے، اور یہ یاد رکھنا چاہیے کہ عدالتی بیانات کسی خاص مقدمے کے حقائق کی ترتیب میں کیے جاتے ہیں۔ 1972 اے سی 877 (ایچ ایل) (ذیلی نام برٹش ریلوے بورڈ بنام ہیر نگٹن، (1972) 1 آل ای آر 749 (ایچ ایل))۔ ماحولیاتی لچک، ایک اضافی یا مختلف حقیقت دو معاملات میں نتائج کے درمیان فرق کی دنیا بنا سکتی ہے۔

(ہریانہ فنانشل کارپوریشن بنام دیگر جگد مبا آئل ملز اینڈ این آر۔، (2002) 3 ایس سی سی 496 بھی دیکھیں)۔

جنرل الیکٹرک کمپنی بنام رینوسا گر پاور کمپنی، (1987) 4 ایس سی سی 137، یہ منعقد ہوا:

''جیسا کہ اکثر ہماری طرف سے نشاندہی کی جاتی ہے، کسی فیصلے میں استعمال ہونے والے الفاظ اور تاثرات کو اسی انداز میں نہیں سمجھا جانا چاہیے جیسے قوانین یا قوانین میں بیان کردہ الفاظ اور تاثرات۔ ہمیں اس بات میں کوئی شک نہیں ہے کہ جب اس دعویٰ نے ریاست یو۔ پی۔ بنام جانکی سرن کیلاش چندر، (1974) 1 ایس سی آر 31: (1973) 2 ایس سی سی 96: اے آئی آر (1973) ایس سی 2071، میں "مقدمے میں تنازعہ کی خوبیوں کا عدالتی فیصلہ" کے الفاظ استعمال کیے تھے۔ یہ الفاظ ہر ایسے عدالتی فیصلہ کو لینے کے لیے استعمال نہیں کیے گئے تھے جو عدالت کے سامنے کارروائی کو کسی بھی انداز میں ختم کرتے ہیں لیکن ان کا مقصد صرف اس طرح کے عدالتی فیصلہ کا احاطہ کرنا تھا جو فریقین کے درمیان حقیقی تنازعہ پر چھوتا ہے جس نے کارروائی کو جنم دیا۔ فریقین کے درمیان تنازعات کے عدالتی فیصلہ پر عذرات، جو بھی حقیقت میں ہوں، مقدمے کی پیشرفت میں مدد نہیں کرتے بلکہ اس دعویٰ کی پیشرفت میں رکاوٹیں ڈالتے ہیں۔ اس دعویٰ کے عذراتات کے فیصلے کو مقدمے میں تنازعہ کی خوبیوں کا عدالتی فیصلہ نہیں کہا جا سکتا۔ جیسا کہ ہم نے پہلے کہا، اس میں شامل اصولوں کے بارے میں ایک وسیع نظریہ اختیار کرنا ہوگا اور تنگ اور تکنیکی تشریح سے گریز کرنا چاہیے جو قانون سازی کے مقصد کو شکست دیتی ہے۔"

راجیشور پرساد مشرا بنام ریاست مغربی بنگال اور این آر میں، جو اے آئی آر (1965) ایس سی 1887 میں رپورٹ کیا گیا تھا، یہ قرار دیا گیا تھا:

''نہیں، بلاشبہ، اس عدالت کی طرف سے اعلان کردہ قانون ہند میں عدالت کا پابند ہے لیکن یہ ہمیشہ یاد رکھنا چاہیے کہ یہ عدالت درست نہیں ہے۔

(میسرز امرناتھ اوم پرکاش اور دیگران بنام ریاست پنجاب اور دیگر، (1985) 1 ایس سی سی 345 اور حمید جوہران (مردہ) اور دیگران بنام عبدال سلام (مردہ) بذریعہ ایل آر اور دیگر، (2001) 7 ایس سی سی 573 بھی دیکھیں)۔

مذکورہ عہد نامہ اپیل کنندہ کی طرف سے اس حقیقت کے باوجود دی گئی تھی کہ اس عدالت کو کلکتہ عدالت عالیہ کی طرف سے 1992 کی مذکورہ دوسری اپیل نمبر 425 میں منظور کیے گئے فیصلے اور حکم خلاف یہاں جواب دہندہ گان کی طرف سے دائر خصوصی اجازت کی درخواست میں کوئی اہلیت نہیں ملی۔

ہم اس زمینی حقیقت پر آنکھیں بند نہیں کر سکتے کہ اس عدالت سمیت عدالتیں بھی کرایہ دار کو احاطہ خالی کرنے کے لیے کافی وقت دیتی ہیں۔فوری معاملے میں، مکان مالک کی طرف سے ایک عہد نامہ دیا گیا تھا کہ معاہدے کی مخصوص کارکردگی سے متعلق مقدمہ کے فیصلے تک حکم پر عمل درآمد نہیں کیا جائے گا۔ ہماری رائے میں، مذکورہ صورتحال میں 'فیصلہ' کے بیان محاورہ کو حتمی ہونے تک فیصلہ نہیں مانا جاسکتا۔اس طرح کی ذمہ داری ایک مخصوص مقصد کے لیے دی گئی تھی جس کا مطلب ہے کہ عدالت کے ذریعے 1990 کے مذکورہ بالاحقِ دعویٰ نمبر 49 میں اس کا تعین کیا گیا تھا اور اس سے آگے نہیں۔اس طرح کے کام کی تشریح کے مقصد کے لیے لفظی معنی کا سنہری اصول لاگو کیا جائے گا۔انضمام کے نظریے کا اطلاق یا اس معاملے کے لیے یہ اصول کہ اپیل دعویٰ تسلسل ہے، اس کا کوئی اطلاق نہیں ہوگا۔

اس کے مزید برآں اس نوعیت کی ذمہ داری کو اس طرح کی ذمہ داری دینے والے شخص کے حق میں سمجھا جانا چاہیے۔اسے زیادہ دور نہیں کھینچنا چاہیے۔عہد نامہ دینے والا فریق اس کے پابند ہوتا ہے لیکن اس کی وجہ سے اس کا کوئی مطلب نہیں دیا جاسکتا جس سے اس کا دائرہ کار اور وسعت بڑھے۔

اگر فریقین کا ارادہ یہ ہوتا کہ 'مقدمے میں فیصلے' کا مطلب اس میں 'حتمی فیصلہ' ہوتا، جس میں اس دعویٰ تک کے تنازعہ کا حتمی تعین شامل ہوسکتا ہے، تو یہ خاص طور پر بیان کیا جاسکتا تھا۔ ہماری رائے میں، ایسی صورت میں، ایک تناؤ کا مطلب رکھنا پڑے گا جو اپیل کنندہ کا ارادہ نہیں تھا۔اگر اپیل گزار کا ارادہ یہی تھا، تو مقدمے کے جلد نمٹارے کو آسان بنانے کے لیے اس دعویٰ کے مشاہدات کا سوال تمام مطابقت کھودے گا۔

حقِ دعویٰ کا فیصلہ صرف ایک محدود مقصد کے لیے زیر التوا ہے، یعنی بقایا زر بیعانہ واپسی کے لیے۔لہذا ٹرائل کورٹ کے ذریعے منظور کیے گئے فیصلے اور حکم پر نظر ثانی کے لیے جواب دہندگان کی ٹھوس استدعا کو قبول نہیں کیا گیا ہے۔عدالت نے معاہدے کی مخصوص کارکردگی کے لیے کوئی حکم نامہ جاری نہیں کیا ہے۔ 1977 کے حقِ دعویٰ نمبر 412 میں منظور کیے گئے حکم نامے پر عمل درآمد میں جواب دہندگان کی بے دخلی کے سوال کا صرف جواب دہندگان کے حق کے ساتھ براہ راست تعلق تھا کہ وہ فروخت کے معاہدے کی شرائط وضوابط کی جزوی کارکردگی کی درخواست کو آگے بڑھانے کے لیے کرایہ دار احاطے پر قبضہ جاری رکھیں۔یہاں جواب دہندہ گان کی طرف سے جائیداد کی منتقلی کے قانون کی دفعہ 53 کے لحاظ سے اس کے آزاد حق کی بنیاد پر اس حق کو برقرار رکھنے کا دعوی عدالت نے مسترد کر دیا تھا۔جواب دہندگان ان کی بے دخلی کے حکم نامے کے مطابق یا اس کے آگے بڑھنے کے لیے مزاحمت نہیں کر سکتے جو ان کے خلاف عمل درآمدی کی کارروائی میں ان کے خلاف منظور کیا گیا تھا۔

ہم، مذکورہ بالا وجوہات کی بنا پر، یہ رائے رکھتے ہیں کہ متنازعہ فیصلے کو برقرار نہیں رکھا جاسکتا۔اسے اسی کے مطابق الگ رکھا جاتا ہے۔اپیل کی اجازت ہے۔ بنا اخراجات کے۔

بی۔ایس۔

اپیل منظور کی جاتی ہے۔

Sheikh Javiad Alam
2025.06.04 16:23
I am the author of this document